REGD. No. L. 5259

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱/-

یوم شنبہ
۲۱ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۴ فتح ۱۳۳۵ ہش | ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ بھی قریب آ رہا ہے جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حضور کا وجود خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اور درد دل سے حضور کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے ؛

انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کو ڈاکٹروں کی طرف سے مکمل آرام کا مشورہ

کابینہ نے فیصلہ کر دیا کہ صدر آرام کرنے کی غرض سے بیرونی ملکوں میں چلے جائیں

جاکرتہ ۱۳ دسمبر۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم نے کل قومی پارلیمنٹ کو بتایا کہ ڈاکٹروں نے صدر سوئیکارنو کو مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے کابینہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ بیرونی ملکوں میں جا کر آرام کریں۔ تاکہ ان کی صحت بحال ہو سکے۔ وزیر اعظم نے مزید بتایا کہ صدر بہت زیادہ کام کرنے کی وجہ سے تھک گئے ہیں۔ اگر تھکان اور صحت کی خرابی کے باوجود وہ کام جاری رکھیں۔ تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ امور مملکت کی سرانجام دہی میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ اگلے ماہ کے شروع میں انڈونیشیا سے کسی بیرونی ملک روانہ ہو جائینگے

کل ایک خبر رساں ایجنسی نے یہ خبر دیتے ہوئے بتایا کہ صدر سوئیکارنو غالباً ہندوستان جائیں گے۔ اور ان کی غیر موجودگی میں انڈونیشیا کی قومی اسمبلی کے سپیکر صدر کی حیثیت سے کام کریں گے۔

کل ولندیزی ریڈیو نے اچانک پروگرام روک کر یہ خبر نشر کی کہ انڈونیشی فوج نے صدر سوئیکارنو کو قیدی بنا لیا ہے۔ یہ قدم سورابایا سے صدر کی واپسی کے بعد اٹھایا گیا ہے۔ صدر نے سورابایا میں انڈونیشی ولندیزی تعلقات پر تقریر کی تھی ؛

قومی اسمبلی میں مختلف سیاسی پارٹیوں کی پوزیشن

آج شام قطعی صورت اختیار کر لیگی ؟

کراچی ۱۳ دسمبر۔ خیال ہے کہ مرکز کے وزارتی بحران کے بعد قومی اسمبلی میں مختلف سیاسی پارٹیوں کی پوزیشن آج شام قطعی صورت اختیار کرے گی۔ سیاسی لیڈروں کے درمیان کل بھی باہمی ملاقاتوں اور مشوروں کا سلسلہ جاری رہا۔ اور یہ لیڈر صدر سکندر مرزا سے بھی ملے۔ وزیر اعظم جناب اسمٰعیل چندریگر نے کل صدر سے دوبار ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں میں میاں ممتاز محمد دولتانہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ علاوہ ازیں ری پبلکن اسمبلی پارٹی کے لیڈر ملک فیروز خان نون بھی صدر سے ملے جن دوسرے لوگوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ دسمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

لاہور ۱۲ دسمبر (بذریعہ فون) مکرم مولوی رحمت علی صاحب تا حال بیمار ہیں۔ زخم میں پیپ ہے جو روزانہ نکالی جاتی ہے۔ رات کو اکثر نیند نہیں آتی۔ احباب التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں ؛

نیپال میں انتخابات کے مطالبے پر تصادم

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں گزشتہ کئی روز سے عام انتخابات کے لئے مظاہرے ہو رہے تھے مظاہرین اور پولیس کے درمیان پہلی جھڑپ ہوئی۔ جس میں ۲۹ پولیس والے مجروح ہو گئے۔ اور ۱۴۳ مظاہرین کو گرفتار کر لیا گیا

تونس کے لئے مصری اسلحہ

تونس ۱۳ دسمبر۔ تونس کے صدر حبیب بورقیبہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصری اسلحہ کی ایک پوری کھیپ تونس پہنچ گئی ہے

مسٹر جسٹس قدیر الدین احمد

کراچی ۱۲ دسمبر۔ صدر نے مسٹر جسٹس قدیر الدین احمد کو گیارہ فروری ۱۹۵۷ء سے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کا مستقل جج مقرر کیا ہے ؛

—— لاہور ۱۳ دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین ڈیرہ اسمٰعیل خان کے پانچ روزہ دورہ کے بعد کل لاہور واپس پہنچ گئے ؛

تقرر ناظر امور عامہ

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم میجر عارف زمان صاحب کو ناظر امور عامہ مقرر فرمایا ہے انہوں نے ۱۲/۱۲/۵۶ سے نظارت امور کا چارج لے لیا ہے ؛ (ناظر اعلیٰ)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۷ء

اسلام کے نام کا بے جا استعمال

ایک خبر ہے
"کراچی ۶ دسمبر۔ کراچی میں جگہ جگہ ایسے پوسٹر لگے ہوئے ہیں جس میں انقلابی کونسل کو اسلام کے عین مطابق قرار دیا گیا ہے۔ اور سیاسی پارٹیوں سے ملک کے استحکام کی خاطر ایسی کونسل کے قیام پر غور کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔"
(روزنامہ جنگ ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء)

یہ خبر اگر درست ہے تو اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ موجودہ سیاست میں اسلام کو گھسیٹ کر خود اسلام کو کتنا نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ اسلام زندگی کے ہر پہلو کے لئے ہدایات دیتا ہے۔ مگر اس کا تعلق تقوے سے ہے۔ یعنی اسلام جو زندگی کے ہر پہلو کے لئے ہدایت دیتا ہے۔ وہ اس لئے دیتا ہے کہ ہم زندگی کے ہر پہلو میں تقوے کو مدنظر رکھیں۔ اور جو ہدایات وہ دیتا ہے۔ وہ ایسی ہوتی ہیں۔ جو تقوے کو تقویت دینے کے لئے بہترین ہیں۔ اگر ان کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو ہم تقوے کی منزل مقصود کو آسانی سے حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے جو دعا ہمیں اھدنا الصراط المستقیم کے جامع و مانع الفاظ میں سکھائی ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ وہ راستہ جو تقوے کی چوٹی پر ہمیں پہنچاتا ہے۔ اور یہی وہ نعمت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اپنے فرمانبردار بندوں کو عطا کرتا ہے۔ یہی راستہ ہے جو مغضوبوں اور گمراہوں کے راستہ سے الگ ہو کر نکلتا ہے اس لئے سیاست بھی چونکہ زندگی کا ایک اہم پہلو ہے۔ اسلام اس کے لئے بھی تقوے کے پیش نظر ہمیں ہدایات دیتا ہے۔ اگر ہم نیک ارادہ سے ان ہدایات پر چلیں۔ تو ہم زندگی کی اس منزل مقصود کو پا سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے نعمت کی صورت میں ہمارے لئے مہیا کر رکھی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ہم ہر بات کو جو ہم کو پسند آ گئی اس پر اسلام کا لیبل چسپاں کر دیا کریں۔ اور عوام کو دھوکا دیں۔ کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں۔ وہ اسلام ہی کا حکم ہے۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں میں شروع ہی سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو اپنے اعمال کے لئے اسلام کا جواز ڈھونڈتے رہے ہیں۔ چنانچہ اکثر مسلمان بادشاہوں نے ایسے درباری علماء اسی لئے رکھے ہوئے تھے۔ کہ وہ ان کے اعمال و افعال کے لئے شرعی جواز ڈھونڈتے رہیں۔ تاکہ وہ عوام کی آنکھوں میں خاک جھونک کر اپنی من مانی کرتے رہیں۔ یہ مرض بہت بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ فقہ میں جس کا صحیح موضوع تو قرآن و حدیث کو سمجھنا تھا ایک باب باب حیل بھی داخل کر لیا گیا۔ جس سے بہت سے اسلامی مسائل کی ہیئت مسخ کر دی گئی۔ اور انہوں نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ شریعت بعض حالتوں میں بجائے رحمت کے نعوذ باللہ مسلمانوں کے لئے زحمت بن گئی۔

پردہ، انفاق، طلاق کثرت ازدواج وغیرہ ایسے سینکڑوں مسائل ہیں۔ جن کی خود ہمارے علمائے کرام نے ہیئت بدل ڈالی ہوئی ہے۔ اور وہ مسائل آج مسلمانوں کی ترقی کے راستہ میں بہت بڑی روک بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر غیر مسلم اقوام اسلام پر الزام لگا رہی ہیں۔ کہ وہ ترقی کے راستہ میں روک ہے۔

آجکل بھی بعض اسلامی کہلانے والی جماعتوں نے سیاسیین کے ہاتھوں میں یہ خطرناک ہتھیار دے دیا ہے۔ کہ وہ ہر بات کو جس کو وہ پسند کرتے ہیں اس پر اسلام کا لیبل لگا کر دوسروں پر ٹھونس دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا بات بھی اسی ذہنیت کی پیداوار ہے چونکہ ہم خود ملکی سیاسیات میں دخل نہیں دیتے۔ اس لئے ہم انقلابی کونسل یا اور اسی قسم کی باتوں کے نہ تو حق میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اور نہ اس کے خلاف کہنا چاہتے ہیں البتہ ہم اتنا ضرور کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے سیاسیین جو کریں اس کو اسلامی تقوے کے مطابق سرانجام دیں۔

ہمارے نزدیک اسلام کا ہر عمل خواہ وہ معاشرت سے تعلق رکھتا ہو۔ یا سیاست سے۔ اقتصادیات کے متعلق ہو یا خانگی زندگی سے اگر وہ تقوے کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر کیا جائے۔ اور ان ہدایات کے مطابق ہو جو اسلام نے دی ہیں۔ تو ایسا ہر عمل اسلامی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ انقلابی کونسل اسلامی ہے یا غیر اسلامی اسلام پر ظلم کرنا ہے۔ اور اسلام پر اس ظلم کی بنیاد ان جماعتوں یا افراد نے رکھی ہے۔ جو اسلام کو سراسر ایک سیاسی نظریہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ خود بھی گمراہ ہیں۔ اور دوسروں کی گمراہی کا باعث بن رہے ہیں۔

تُو خوش ہے جو مجھ سے مجھے کس چیز کا غم ہے

جس دل میں بیک قطرہ ترا جود و کرم ہے
اُس دل کے لئے جنت کونین بھی کم ہے

اک وہ ہیں کہ ہے تختِ ثریٰ جنکے سروں پر
اک وہ ہیں کہ فردوسِ بریں زیرِ قدم ہے

پیارے ہیں کرم کو ترے گر اشکِ ندامت
تُو میری طرف دیکھ مری آنکھ بھی نم ہے

ہے سارا جہاں در پئے آزار تو پھر کیا
تُو خوش ہے جو مجھ سے مجھے کس چیز کا غم ہے

ہے تُو مرا ہر حال میں معلوم ہے مجھ کو
میں تیرا ہوں تیرا ہوں مجھے تیری قسم ہے

گونجیں گے ترے ذکر سے دنیا کے کنارے
گو بس کا نہیں اپنے مگر کام اہم ہے

جانو نہ اسے دولتِ احساس سے عاری
ناہید مرا شعر مرے دل پہ رقم ہے

عبد المنان ناہید

درخواست دعا
مکرم ملک خادم حسین صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اہلیہ محترمہ قولنج کے عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

چودھویں صدی کا مجدّد کون ہے؟

مسلمانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

از مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ

اسلام ایک کامل۔ زندہ اور عالمگیر مذہب ہے اس کا دائرہ حیات قیامت تک ممتد ہے۔ اس لئے یہ ضروری تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اس ہمیشہ قائم رہنے والے مذہب کے قیام و استحکام کے لئے کوئی مستقل اور عظیم الشان انتظام فرماتا اس کا ثبوت ہمیں قرآن مجید سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

یقیناً ہم نے ہی اس شریعت قرآنیہ کو اتارا ہے۔ اور یقیناً اس کی ہم ہی حفاظت کریں گے۔ یہی وہ الٰہی منشاء تھا کہ جس کے مطابق سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ عظیم الشان خوشخبری دی۔ عن ابی ہریرۃؓ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

(ابوداؤد۔ جلد ۲) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرمایا کرے گا۔ جو آکر دین اسلام کی تجدید کیا کرے گا۔ یعنی از سر نو اسے زندہ کریگا

انتظام حفاظت کا ظہور

سو سیدنا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس واضح اور عظیم القدر حدیث کے مطابق خدا تعالیٰ کے اس انتظام حفاظت کا ظہور آج تک مجددین کے ذریعہ ہوتا رہا۔ مجددین کرام تشریف لاتے رہے اور حسب حالات او رحسب استعدادات اپنے اپنے رنگ میں اسلام کی حفاظت اور امت محمدیہ کی اصلاح فرماتے رہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کو قائم رکھنے اور اس کے استحکام کے لئے اب تک مسلمان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہر صدی کے سر پر مجددین آتے رہے ہیں۔ تو کیا ضروری نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس چودھویں صدی کے لئے بھی کسی کو مجدد بنا کر بھیجتا۔ یا تو یہ چاہیے تھا۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تیراں صدیوں تک مجدد آتے رہیں گے۔ اور چودھویں صدی میں نہیں آئے گا۔ لیکن جب یہ بات نہیں ہے۔ اور حدیث کے الفاظ عام ہیں۔ ان میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ بلکہ یہی مقصد ہے۔ کہ آتے ہی رہیں گے۔ تو بہر حال چودھویں صدی کا مجدد بھی ضرور آنا چاہیے تھا۔

چودھویں صدی کے مجدد اعظم

حقیقت یہ ہے کہ یہ صدی (چودھویں) خالی نہیں گئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا مجدد (جس کے دوسرے صفاتی نام مسیح موعود اور مہدی معہود بھی ہیں) آچکا ہے۔ اور وہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ خود اعلان فرماتے ہیں ؎

وادسلنی ربی لتائید دینہ
مجدّدت لھذا القرن عبداً مجددا

(کرامات الصادقین)

یعنی میرے خدا نے اپنے دین اسلام کی تائید کی غرض سے مجھے بھیجا ہے اور میں اس صدی کا مجدّد ہو کر آیا ہوں

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اس کو بار بار بیان کرونگا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں۔ جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے"

(فتح اسلام)

ضرورت الامام میں حضور وضاحت سے فرماتے ہیں:۔

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا۔ کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنا خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس (اور اب تو ۷۶ برس سن ہجری سے گذر گئے۔ ناقل) بھی گذر گئے ...... پس بخدا میں کشتی کے میدان میں کھڑا ہوں جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ عنقریب وہ مرنے کے بعد شرمندہ ہوگا۔ اور اب حجۃ اللہ کے نیچے ہے"۔

(ضرورۃ الامام مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض غیر احمدی بھائی یہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری نہیں۔ اسلئے ممکن ہے۔ کہ اس صدی کا مجدد دنیا میں موجود ہو۔ مگر اس نے دعوےٰ نہ کیا ہو۔ کیا پہلے مجددین نے دعوےٰ مجددیت کیا ہے؟ سو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اول تو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ مجددین کے لئے دعوےٰ کرنا ضروری نہیں۔ کیا خدا تعالیٰ نے یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ دوسرے عقلی طور پر اگر غور کیا جائے تو مجدد کے لئے دعوےٰ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ خدا تعالیٰ نے ان کو بتا دیا ہو۔ کہ انہیں اصلاح خلق اور تجدید دین کے لئے بھیجا گیا ہے۔ سوچیے کہ اگر ایسے مجدد جو مامور ہوں۔ دعویٰ نہ کریں۔ یا اعلان نہ کریں۔ تو مخلوق کو کیسے معلوم ہو کہ واقعی یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں۔ مجددین کے مشن کی غرض تو یہ ہوتی ہے۔ استحکام و اشاعت دین۔ اور وہ اس مقصد کو پورا کرنے سے روحانی فوج بناتے ہیں۔ جب ان کی طرف سے اعلان ہی نہ ہو۔ اور وہ مخفی ہی نہ ہو۔ تو قوم ان کی دینی فوج میں کیونکر شامل ہو سکتی ہے۔

دوم: جہاں تک گذشتہ مجددین کا تعلق ہے۔ چونکہ ان تمام کی جملہ تحریرات ہمارے پاس محفوظ نہیں ہیں۔ اسلئے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤگے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے (مسیح موعودؑ)

روحانی سلسلوں کے قیام کی غرض ہدایت اور دین حق کو پھیلانا اور ظلمات کو دور کر کے روشنی اور نور میں لانا ہوتی ہے۔ موجودہ زمانہ میں بھی دنیا پرستی غالب تھی۔ اور خدا کی کتاب کو پس پشت پھینکا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تاکہ لیخرجھم من الظلمٰت الی النور (بقرہ) کی صورت قائم کی جائے۔ اور قرآن کریم اور اسلام اصلی صورت میں پیش کیا جائے۔ سو یہ کام نصف صدی سے زائد عرصہ سے خدا کے فضل سے ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ بھی اسی غرض کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔ اس مبارک اجتماع میں دعائیں اور ذکر الٰہی کے سامان ہوتے ہیں نیز قرآن کریم کے حقائق و معارف کا بیان ہوتا ہے۔ اور تحقیقی مقالے پڑھے جاتے ہیں اب کی دفعہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جلسہ سالانہ کے لئے تواریخ مقرر ہیں احباب جماعت کو چاہیئے کہ کثرت سے تشریف لاکر استفادہ کریں اور غیر از جماعت احباب کو شمولیت کی دعوت دیں تاکہ وہ سلسلہ احمدیہ کے مرکز کو دیکھیں۔ جہاں سے قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی ترقی کی بنیادیں قائم ہو رہی ہیں (ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر ایک کا دعویٰ بھی ان کی اپنی زبان سے دکھایا نہیں جا سکتا۔ ہاں جن مجددین علیہم الرحمۃ کی بعض تحریرات محفوظ ہیں۔ ان میں سے تین کا دعویٰ درج کیا جاتا ہے

(ا) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است کما لایخفیٰ علی الناظرین فی علومہ و معارفہ" الخ (مکتوبات امام ربانی جلد ۲ ص ۱۴-۱۵ مکتوب چہارم)

ان علوم و معارف کا حامل اس ہزار کا مجدد ہے جیسا کہ اس کے علوم اور حقائق پر غور کرنے والوں پر یہ چیز مخفی نہیں۔"

(ب) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

قد البسنی اللہ خلعۃ المجددیۃ (تفہیمات الٰہیہ)

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مجددیت کی خلعت پہنائی ہے۔

(ج) حضرت امام جلال الدین سیوطی

انی المجدد کہ یقیناً میں مجدد ہوں۔ (حجج الکرامہ ص ۱۳۸)

سوم۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ عام طور پر دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ پھر بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ چودھویں صدی کے مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ بقول مخالفین احمدیت "جھوٹا مجدد" (نعوذ باللہ) میدان میں کھڑا للکار رہا تھا۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

"ہائے یہ قوم نہیں سوچتی کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور پھر کوئی بتلا نہ سکا کہ تم جھوٹے ہو۔ اور سچا فلاں آدمی ہے۔ ہائے یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اگر مہدی معہود موجود نہیں تھا تو کس کے لئے آسمان سے خسوف کسوف کا معجزہ دکھایا۔ افسوس یہ بھی نہیں دیکھتے کہ یہ دعویٰ بے وقت نہیں تھا اسلام اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فریاد کر رہا تھا کہ میں مظلوم ہوں اور اب وقت ہے کہ آسمان سے میری نصرت ہو۔" (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ ص ۱۱۲)

"افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر ان لوگوں نے خدا اور رسولؐ کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی اور صدی پر بھی سترہ برس گذر گئے (اب تو ۷۶ برس گذر چکے ہیں ناقل) مگر ان کا مجدد اب تک کسی غار میں پوشیدہ بیٹھا ہے۔"

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۵)

پس اگر اس وقت کوئی سچا مجدد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے علاوہ بقول مخالفین موجود تھا۔ تو اس کا فرض تھا کہ وہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر دعویٰ کر کے امت محمدیہ کو گمراہی سے بچاتا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے بالمقابل کسی کا میدان میں نہ آنا اور دعویٰ نہ کرنا بتاتا ہے کہ اصل میں سچا مجدد سوائے حضرت مرزا صاحب کے اور کوئی ہے ہی نہیں تھا ورنہ کیا وجہ ہے کہ سچا جھوٹے سے ڈر جائے اور چھپا ہوا کسی کونہ میں بیٹھا رہے۔

بعض نے یہ بھی کہا کہ صدی کے ابتداء میں مجدد کی بعثت کی ضرورت نہیں ہو سکتا ہے کہ صدی کا ابتدائی حصہ گذر جانے کے بعد یا نصف میں یا اس کے بعد مبعوث ہو جاوے۔ لیکن اب تو صدی کے شروع کا بھی سوال نہ رہا اور نصف کا بھی سوال نہ رہا۔ چھہتر ۷۶ برس (چودھویں صدی کے) ختم ہو چکے ہیں۔ سال ستترواں شروع ہے جو ختم ہونے کے قریب ہے اب تو صرف ۲۳ برس (ربع سے بھی کم) رہ گئے ہیں

حق یہ ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد اعظم مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں۔ اب ان کو ماننا ہی سعادت ہے یہ دنیا فانی ہے۔ کوئی آج مر جاتا ہے تو کوئی کل گذر جاتا ہے۔ موت کا کیا اعتبار نہ معلوم کب آ جاوے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان مرنے سے پیشتر بقائمی ہوش و حواس راہ حق کو تلاش کرے اور جس کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں امام الزمان بنا کر بھیجا ہے اس کے دعویٰ کو پرکھا جائے۔ نیک نیتی اور دل کو کینہ اور تعصب سے پاک کرتے ہوئے اس کے دعویٰ اور دلائل پر غور کیا جائے وما علینا الا البلاغ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

چندہ مجلس اور سو فیصدی وصولی

گذشتہ سال کی آخری سہ ماہی میں مندرجہ ذیل مجالس نے چندہ مجلس کی سو فیصدی وصولی کی ہے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے بھی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے جملہ ارکان کے لئے اس نیک قدم کو بیش از بیش خدمات کا موجب بنائے اور دوسری مجالس کو بھی ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔

احباب کے لئے یہ باعث مسرت ہوگا کہ گذشتہ سال کی آخری سہ ماہی کے مقابلہ میں اس دفعہ ۲۷ مجالس کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس	ضلع	ڈویژن	مجلس	ضلع	ڈویژن
مانسہرہ	ہزارہ	پشاور	گرمولا ورکاں	گوجرانوالہ	لاہور
کیمبل پور	کیمبل پور	״	ننکانہ صاحب	شیخوپورہ	״
کسراں	״	״	جھنگ شہر	جھنگ	ملتان
منڈوال	״		چنیوٹ	״	״
کوہاٹ	کوہاٹ	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	لالیاں	״	״
چک ۳۷ ایم ایل	میانوالی	״	احمد نگر	״	״
راولپنڈی	راولپنڈی	راولپنڈی	لائلپور	لائلپور	״
گوجر خان	״	״	چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال	״	״
جہلم	جہلم	״	״ ۵۵۹ احمد آباد	״	״
دوالمیال	״	״	״ ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ	״	״
چک ۹۹ شمالی	سرگودھا	״	״ ۸۴ گ ب	״	״
״ ۷۱ جنوبی	״	״	جڑانوالہ	״	״
״ ۹۸ شمالی	״	״	چک ۲۴۵ E.B	منٹگمری	״
״ ۴۷ ״	״	״	خانیوال	ملتان	״
״ ۱۸ جنوبی	״	״	بوریوالہ منڈی	״	״
״ ۳۹ D.B	״	״	جہانیاں ۔ بشمول چک ۱۴۵	״	״
״ ۱۶۸ شمالی منگلا	״	״			
״ ۱۵۲ ״	״	״	حسن پور	״	״
خوشاب	״	״	چک ۵۴۳ E.B	״	״
کوٹ مومن	״	״	چاہ جیون سنگھ کہ کھٹے والا	״	״
سٹھالاڈانہ	״	״			
جوہرآباد	״	״	جلہ ارائیں	״	״
لاہور شہر	لاہور	لاہور	علی پور	״	״
گنج مغلپورہ	״	״	وہاڑی منڈی	״	״
دانہ زیدکا	سیالکوٹ	״		״	״
بدوملہی	״	״	عملہ ریلوے برج ورکس	״	״
قلعہ صوبہ سنگھ	״	״	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان	بہاولپور
ڈگری گھمناں	״	״	بہاول نگر	بہاولپور	بہاولپور
جھنڈو ساہی	״	״	چک ۱۶۶ بہر مراد	״	״
عزیز پور ڈوگری	״	״	״ ۶۵ P	رحیم یارخاں	״
گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	״	״ ۷۰ P-N	״	״
ڈاہرانوالی بشمول چک چیمہ	״	״	״ ۱۲۰ P کوٹ فرزند علی	״	״
			״ ۱۰ P	״	״
			بستی احمدیاں موضع جھول	״	״
وزیرآباد	״	״	خانپور (الکوریاں)	״	״

(باقی … پر)

منکرین خلافت کی تضاد بیانیاں

(۲)

(از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاھد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈیرہ غازیخان)

(۶) مولوی محمد علی صاحب سابق امیر غیر مبائعین لکھتے ہیں۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ میں صاحبزادہ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ) کی عزت کرتا ہوں وہ میرے آقا کے صاحبزادے ہیں اگر میں ان کی عزت و احترام کو ملحوظ نہ رکھوں تو بڑی نمک حرامی ہو گی"

(پیغام صلح ۴ر مارچ ۱۹۱۴ء)

لیکن پیغام صلح یوں اپنے سابق امیر کی تحریر کا احترام کرتا ہے۔ کہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھتا ہے

"خدارا حضرت مسیح موعود کو سچا مانتے ہو تو میاں محمود احمد صاحب کو جھوٹا اور گستاخ سمجھو" (نعوذ باللہ۔ ناقل)

(پیغام صلح ۱۳ر جولائی ۱۹۴۶ء)

(۷) پیغام صلح لکھتا ہے کہ

"امتی ظلّی بروزی مجازی اور جزوی کی اصطلاحیں غیر نبی کے لئے ہیں۔"

(پیغام صلح ۸ر اگست ۱۹۵۷ء)

یہی اہل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پہلے اپنا یہ عقیدہ شائع کر چکے ہیں کہ

"ہم حضرت مرزا صاحب کو ظلّی اور بروزی اور غیر حقیقی نبی ضرور تسلیم کرتے ہیں۔"

(پیغام صلح ۲۸ر جون ۱۹۱۳ء)

اہل پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بھی یہ شہادت شائع کرتے ہیں کہ

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم۔ صاحب عفت صالح اور نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں اور ان اللّٰہ معک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں"

(پیغام صلح ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء)

مگر بعد میں عداوتِ محمود ایدہ الودود کی بنا پر اہل پیغام اس طرح اپنے بغض اور عناد کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ

"میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) بھی مسیح موعود کے فرزند ہونے کی وجہ سے عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔ جس طرح نوح کا بیٹا انہ لیس من اھلک کے خدائی فتویٰ کے ماتحت عذاب الٰہی کا مستحق بن گیا (نعوذ باللہ ناقل)

(پیغام صلح ۸ر اگست ۱۹۵۶ء)

اہل پیغام لکھتے ہیں کہ

"یہ سعادت صرف احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کو ہے۔ کہ وہ بحیثیت جماعت صاف اور واضح پیرائے میں یہ اعلان کرتی ہے۔ کہ حضور نبی اکرم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نیا ہو۔ یا پرانا تشریعی ہو یا غیر تشریعی نہیں آسکتا"

(پیغام صلح ۱۶ر اکتوبر ۱۹۵۷ء)

حالانکہ اس اعلان کے برعکس اہل پیغام قبل ازیں یہ اعلان شائع کر چکے ہیں کہ

"ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی (یعنی استخفاف مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) پھیلانا محض ... بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"

(پیغام صلح ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء)

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں جماعت احمدیہ کی شاندار قربانیاں

(قسط دوم)

ثمینہ بنت طالبہ علم سلیم احمد مرحوم -/۶

میرے والد صاحب و والدہ صاحبہ مرحومین -/۶

ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن ڈاکٹر صاحب موصوف -/۶۲

زینب بیگم بنت ڈاکٹر صاحب اہلیہ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب -/۷۰

سلیمہ بیگم " " ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی -/۸۷

کریم احمد نسیم بی۔ ایس سی ابن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب -/۴۲

امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب ربوہ -/۱۱

خورد بچگان ڈاکٹر " عزیزان منصور طاہر صاحبان و امۃ الحکیم صاحبہ -/۵

زبیدہ خاتون اہلیہ کریم احمد صاحب نسیم -/۶

" دو بچے امۃ العزیز و امۃ الرفیق -/۵

من جانب فاطمہ امۃ الحفیظ اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

از والد مرحوم -/۵

والدہ مرحومہ -/۵

بڑی بہن خیر النساء مرحومہ -/۵

سلیم احمد مرحوم -/۵

(میزان -/۲۰)

یہ وعدے حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کی اہلیہ صاحبہ نے اپنے وعدے -/۲۷ پر اب مزید اضافہ فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ اور ڈاکٹر صاحب نے یہ فہرست سارے اپنے خاندان کی طرف سے دی ہے۔

. . . .

کل میزان خاندان -/۴۴۹

جن احباب نے وعدے نمایاں اضافہ سے کئے ہیں۔ یا جنہوں نے اپنے وعدوں کے ساتھ اپنے سارے خاندان کو شامل کیا ہے۔ اور ان کے وعدے تدریجی بڑھ گئے ہیں۔ ان کے نام اس لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ احباب بھی جو اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کر کے اضافہ نہیں کر سکے۔ وہ بھی توجہ فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہی ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کرے۔ نئے شامل ہونے والوں کے لئے کم سے کم شرط گو پانچ روپیہ کی ہے۔ لیکن ان کی ماہوار آمد کے لحاظ سے وعدہ ہونا چاہیئے۔ جو کم سے کم بیس فی صدی کی شرح سے ہو۔ نیز وہ احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ان کا وعدہ ان کے ایمان اور اخلاص کے مطابق کم معلوم دیتا ہے۔ وہ اپنی موجودہ وسعت کے مطابق دس۔ بیس۔ تیس فیصدی تک بھی اپنے وعدہ میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ چندہ تو ہے ہی نفلی اور مرضی اور خوشی کا مگر ہے۔ فرض سے بڑھ کر ثواب میں زیادہ۔

حکیم عبدالعزیز صاحب نیروز پوری خود ۵/۱۴

رحمت بی بی اہلیہ صاحبہ حکیم عبدالعزیز صاحب ۵/۱۴

عبدالکریم خان صاحب پسر " -/۵۰

امۃ اللطیف صاحبہ دختر ۵/۷

. . . .

سعیدہ صادقہ " ۵/۷

امۃ الکریم نسیم " ۵/۷

کئی شہری اور بہت سی دیہاتی جماعتیں ہیں۔ جن کے وعدے نہیں آئے۔ دفتر کی طرف سے ان کو توجہ دلائی گئی ہے چاہیئے کہ جلد از جلد وعدوں کی مکمل فہرست ارسال کریں۔ یا جس قدر تیار ہو چکی ہو۔ وہ ارسال کریں۔ بقیہ فہرست بعد میں ارسال کریں تا قبل جلسہ سالانہ ان کی جماعت کے وعدے تکمیل پا جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ

مجلسِ تجار ربوہ

مجلس تجار ربوہ کے زیر انتظام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور سلامتی کے لئے مورخہ ۱۲/۱۲ کو اجتماعی دعا کی گئی۔ اور ایک بکرا صدقہ گول بازار میں اور دوسرا غلہ منڈی میں کیا گیا۔ (صدر مجلس تجار ربوہ)

سیالکوٹ چھاؤنی

جمعہ اور اتوار کو اجتماعی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دردمندانہ طور پر دعا کی گئی۔ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرکے غرباء میں تقسیم کیا گیا (سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مجلس حسن بیان کا اجلاس

مورخہ ۸ دسمبر کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مجلس حسن بیان کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں سکول کے علاوہ کالج کے متعدد مقررین نے بھی حصہ لیا۔ صدارت کے فرائض صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب (وائس پریذیڈنٹ کالج یونین) نے سرانجام دئے۔ سکول کی طرف سے عطاء المجیب اور عبدالسمیع نے تقاریر کیں۔ اور ان کے بعد کالج کے نمائندگان نعیم احمد صاحب پرویز پروازی صاحب مجیب الرحمٰن صاحب عبدالسمیع صاحب اور عبدالرشید صاحب نے اپنی تقادیر سے طلبہ کو محظوظ کیا

آخر میں صاحب صدر نے مجلس سے خطاب فرمایا اور انہیں چند نصائح کیں۔ (سیکرٹری مجلس حسن بیان)

دعائے مغفرت

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ بابو محمد ابراہیم صاحب میر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوت ہوکر اپنے حقیقی مولا سے جا ملی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ لاہور سے ڈسکہ لایا گیا۔ نماز جنازہ میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے پڑھائی۔ احباب جماعت خاصی تعداد میں شریک جنازہ ہوئے۔

مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں احمدی ہوئیں۔ ان کے خاوند مکرم بابو محمد ابراہیم صاحب میر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل تھے۔ انہوں نے ۱۸۹۹ء یا ۱۹۰۰ء میں بیعت کی تھی۔ مرحومہ نے ۴۳ سال کا عرصہ بیوہ ہونے کی حالت میں گزارا۔ یہ زمانہ بھی پاکیزگی اور پارسائی میں گزارا اکثر وقت وعظ و نصیحت میں گزرتا تھا سلسلہ کی سرگرم رکن تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے والہانہ عقیدت اور اخلاص رکھتی تھیں۔ صداقت احمدیت کے دلائل اور براہین خوب ازبر تھے۔ مردوں کی طرح جہاد تبلیغ میں پیش پیش رہا کرتی تھیں۔ بغیر خوف و خطر فریضہ حق ادا فرمایا کرتیں۔ حق بات کہنے میں بے باک تھیں۔

جماعتی کاموں میں آخری عمر تک وافر حصہ لیا کرتیں۔ اپنی بچیوں اور بچوں کی عمدگی سے تعلیم و تربیت کی۔ تہجد گزار صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ صاحب کشوف و رؤیا تھیں جب غیر مبایعین کا فتنہ اٹھا۔ اپنے خاوند محترم کے روکنے کے باوجود ان سے پہلے ایک خواب کی بناء پر خلافت کی بیعت کرلی۔ مگر ان کے خاوند مرحوم نے بعد میں خلافت ثانیہ کی بیعت کی۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

طالب دعا محمد ابراہیم عابد صراف
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈسکہ

چندہ جلسہ سالانہ

اس زمانہ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو قائم کرنے اور مومنوں کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جلسہ سالانہ سے زیادہ مفید اور پُراثر اور کوئی طریق کار نہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ہزاروں ہزار لوگ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت حاصل کرتے ہیں۔ اور حضور کے زندگی بخش کلمات سنتے ہیں۔ اور مرکز کی دوسری برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کیلئے اور اس موقعہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی مہمان ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح ہر احمدی کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔

اگرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت سال رواں میں اس مد کی آمد میں اس وقت تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وصول شدہ رقم متوقع اخراجات سے بہت کم ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ سر پر آگیا ہے لہذا میں تمام احباب اور عہدیداران سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ براہ مہربانی فوری طور پر یہ چندہ جمع کرکے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرادیا جاوے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بہنوئی مولوی محمد صدیق صاحب پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ ان کی باعزت بریت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (عبدالحق غلہ منڈی ربوہ)

۲۔ میری ہمشیرہ اہلیہ محمد اسحاق صاحب ہانگٹ اوکاڑا تقریباً عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں نیز میری بھانجی بھی بہت بیمار ہے۔ ان ہردو کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

عبدالواحد محلہ ج دارالنصر ربوہ

۳۔ میرے چھوٹے بھائی محمود انور کے سر میں ایک رسولی ہے۔ اور کراچی میں اس کا اپریشن کروانے کے لئے لے گئے ہیں احباب اور بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز ان کی پریشانیوں کو بھی خدا تعالےٰ دور کرے آمین۔

(مسعود انور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۴۔ عزیزم ظہور احمد شاہ کی دونوں لڑکیاں رفیقہ و بشرہ بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالرحمٰن شاہ ربوہ)

۵۔ میری بھانجی عزیزہ سلیمہ ڈار دو تین ماہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل ڈار۔ ڈار کلاتھ ہاؤس مشن روڈ ڈسکہ)

۶۔ بندہ بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عطاء الٰہی احمدی ریلوے روڈ لاہور

۷۔ کرافٹمین شیخ بشیر احمد صاحب جاوید ابن شیخ محمد اسماعیل صاحب آف لائل پور بعارضہ کھانسی و درد سینہ عرصہ ایک ماہ سے ملٹری ہسپتال ملیر کینٹ میں صاحب فراش ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (اہلیہ کرافٹمین بشیر احمد ف خ ملیر کینٹ کراچی)

۸۔ چوہدری شکر الٰہی صاحب مبلغ امریکہ کی والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب و درویشان قادیان سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے (ضیاء الرحمٰن جاوید ربوہ)

انڈونیشی عوام کو ابھی بے شمار مصائب کا سامنا کرنا ہو گا

صدر جمہوریہ انڈونیشیا ڈاکٹر سکارنو کا انتباہ

ہیگ ۱۲؍دسمبر۔ صدر جمہوریہ انڈونیشیاء ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو نے کل سورابایا کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اپنی قوم کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اسے انڈونیشیا میں ڈچ مفادات کے خلاف موجودہ اقدامات کے دوران ابھی بے شمار مصائب کا سامنا کرنا ہو گا

حالیہ قاتلانہ حملے کے دو ہفتے بعد اپنی پہلی تقریر میں صدر سکارنو نے کہا کہ ہمیں ڈچ نیوگنی پر مکمل اقتدار حاصل کرنا ہے اور یہ مقصد ہر قیمت پر حاصل کیا جائے

صدر نے کہا کہ انڈونیشیا کو خوراک اور کپڑے کی قلت بھی پیش آئے گی۔ آپ نے انڈونیشی عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی اس انقلابی سپرٹ کی تجدید کریں جس کے سہارے انڈونیشیاء نے آزادی حاصل کی تھی۔ صدر سکارنو نے کہا کہ بے شمار انڈونیشی مدبروں کو توقع ہے کہ اقوام متحدہ مغربی نیوگنی کا مسئلہ حل کر سکتی ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ یہ ہمارا داخلی اور گھریلو مسئلہ ہے۔

متنازعہ نیوگنی میں ثالثی کی تردید

واشنگٹن ۱۲؍دسمبر:۔ وزیر خارجہ امریکہ مسٹر ڈلس نے اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ امریکہ نے مغربی نیوگنی کے تنازعہ پر انڈونیشیاء اور ہالینڈ کے درمیان ثالثی کرانے کی پیش کش کی ہے۔ تاہم مسٹر ڈلس نے کہا کہ ہمیں انڈونیشیاء کی موجودہ صورت حال پر گہری تشویش ہے۔

الیکٹرک انجینئرنگ کے امتحان میں قیدیوں کی شرکت

لاہور ۱۲؍دسمبر بورسٹل جیل لاہور کے دو قیدیوں نے الیکٹرک سکول ویو سماج روڈ لاہور میں تربیت حاصل کرنے کے بعد الیکٹرک انجینئرنگ گلڈز لندن انسٹیٹیوٹ کا امتحان پاس کر لیا ہے یہ امتحان مغربی پاکستان کے ڈائرکٹر صنعت نے لیا تھا۔

ترقی دیہات کے کارکنوں کو تعلیمی سہولت

لاہور ۱۲؍دسمبر پنجاب یونیورسٹی اپنے قوانین میں ایک نئے قانون کا اضافہ کرنے پر غور کر رہی ہے۔ مجوزہ قانون کے تحت محکمہ ترقی دیہات کے ایسے کارکن سپروائزر اور انسٹرکٹر جو گریجوایٹ ہوں۔ اور ترقی دیہات کے کام کا کم سے کم دو سال کا تجربہ رکھتے ہوں۔

پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس سی ڈی ہوم اکنامکس کی انٹرمیڈیئٹ کلاس میں داخلہ لے سکیں گے۔ ایسے طلبہ اگر چاہیں گے۔ تو انہیں انگریزی کے مضمون سے مستثنیٰ کر دیا جائے گا۔

اگر مجوزہ قانون حکومت نے منظور کر لیا تو گریجوایٹ ریج ایڈ ورکر اگلے سال اکتوبر میں بی ایس سی ہوم اکنامکس انٹرمیڈیئٹ میں داخل ہو سکیں گے۔

جاپان میں ٹیلی ویژن سیٹ

اقوام متحدہ ۱۲؍دسمبر جاپانی وفد کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ستمبر ۱۹۵۷ء کے آخر میں جاپان میں ٹیلی ویژن سیٹوں کی مجموعی تعداد ۲۲۹۵۹۵ تھی۔ جاپان میں جب فروری ۱۹۵۳ء ٹیلی ویژن براڈکاسٹ شروع کیا گیا تھا۔ اس وقت سارے ملک میں صرف ۲۶۶ ریسیونگ سیٹ تھے

جاپان میں ۱۴ انچ والا سیٹ سب سے زیادہ مقبول ہے۔ یہ آج کل دو سو ڈالر فی یونٹ کی قیمت پر فروخت ہو رہا ہے۔ شروع میں جب جاپان میں بنائے ہوئے ٹیلی ویژن سیٹ بازار میں آئے۔ تو ان کی قیمت پانچ سو ڈالر تھی۔"

شاہ افغانستان کا دورہ پاکستان ملتوی

کراچی ۱۲؍دسمبر آج صدر کے سیکرٹریٹ کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ غیر متوقع آئینی تبدیلیوں کے پیش نظر صدر میجر جنرل سکندر مرزا نے اعلیٰ حضرت شاہ ظاہر شاہ فرمانروائے افغانستان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنا دورہ پاکستان کسی آئندہ تاریخ تک ملتوی کر دیں"

صدر سکندر مرزا کی متذکرہ درخواست کی بنا پر شاہ افغانستان نے کل اپنا سفر کراچی غیر معین عرصہ تک ملتوی کر دیا ہے۔

برطانیہ اور مصر میں مالی امور کے تصفیہ کی راہ نکل آئی

قاہرہ ۱۲؍دسمبر مصر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان روم میں مالی امور پر جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اور اس میں یہ طے ہوا ہے کہ مصر نے جنگی تاوان کے لئے جو دعاوی پیش کئے ہیں ان پر غور و فکر کو ملتوی کر دیا جائے۔ اس اعلان سے یہ مطلب اخذ کیا گیا ہے کہ اس بات چیت میں جو تعطل پیدا ہو گیا تھا اسے دور کر دیا گیا ہے

مصری وزارت خزانہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ روم کی بات چیت میں یہ بات فیصل ہو گئی ہے کہ برطانیہ نے جو مطالبہ کر رکھا ہے کہ مصر نے برطانیہ کے جن املاک پر قبضہ کر لیا ہے ان پر تصرف کا تاوان ادا کر دیا جائے۔ اس پر غور و فکر ملتوی کر دیا جائے گا۔

دونوں ملکوں کے نمائندوں کی کانفرنس گذشتہ اکتوبر سے ہوتی چلی آتی ہیں۔ ان کے سامنے سب سے اہم مسائل یہ ہیں۔ کہ لنڈن میں مصر کے سٹرلنگ سرمایہ کے جس حصے کو ضبط کر لیا گیا ہے اسے واگذار کر دیا جائے۔ اور اس کے عوض میں برطانیہ کی ان فرموں کو مصر سے تاوان اور معاوضہ دلایا جائے۔ جنہیں مصر کی حکومت نے سویز کی لڑائی کے اثنا میں ضبط کر لیا تھا یا انہیں مصر کی ملکیت قرار دے دیا تھا

پاکستان کی قومی آمدنی میں نمایاں اضافہ

کراچی ۱۲؍دسمبر یونائیٹڈ پریس آف پاکستان کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۵۶ء میں پاکستان کی قومی آمدنی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے حکومت پاکستان کا دفتر شماریات ۵۷-۱۹۵۶ء کی قومی آمدنی کے اعداد و شمار کو مکمل کرنے میں مصروف ہے۔

ابتدائی اندازوں سے معلوم ہوا ہے کہ ۵۷-۵۶ء میں قومی آمدنی سے متعلق مفصل اعداد و شمار ملک کے اس اقتصادی جائزے میں پیش کئے جائیں گے جو پاکستان کے نئے سال کے بجٹ کے ساتھ ضمیمے کے طور پر شائع کیا جائے گا۔ متعلقہ دفتر جائزے کو آخری شکل دینے میں مصروف ہے۔

چندہ مجلس اور سو فیصدی وصولی

(بقیہ صفحہ ۸)

مجلس	ضلع	ڈویژن
جمال پور	خیرپور	خیرپور
گوٹھ مل محمد جٹ	"	"
کرنڈی	"	"
روہڑی	سکھر	"
نواب شاہ	نواب شاہ	"
باندھی	"	"
کنڈیارو	"	"
گوٹھ نور محمد مہاجر	"	"
گوٹھ شادین	"	"
گوٹھ امام بخش	"	"
گوٹھ حاجی مہردین (قمرآباد)	"	"
چک ۱۲/۱ ددھ	"	"
طالب آباد	"	"
دیلدخان مری	"	"
ٹنڈو الٰہ یار	حیدرآباد	حیدرآباد
	"	"
بشیر آباد اسٹیٹ	"	"
کوٹ احمدیاں	"	"
نواں کوٹ احمدیاں	"	"
سنجر چانگ	"	"
رادھن	دادو	حیدرآباد
چک نمبر ۲۷ الف کا چھیلو	میرپور خاص	"
نوکوٹ شہر	"	"
ڈگری	"	"
نورنگر فارم	"	"
محمد آباد اسٹیٹ	"	"
کوٹ عبد اللہ	"	"
کنری	"	"
کراچی	کراچی	کراچی
ڈرگ روڈ	"	"

کل ۹۴ مجالس

کشمیر بھارت کا حصّہ نہیں" — لیبر لیڈر ہیوگیٹسکل کا بیان

"اقوامِ متحدہ کے منشور میں علاقائی معاہدوں کی گنجائش ہے

ڈھاکہ ۱۳ ر دسمبر :: برطانوی دارالعوام میں اپوزیشن کے لیڈر مسٹر ہیوگیٹسکل نے کہا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر بہت مشکل اور پیچیدہ ہے۔ اور اسے طاقت کے ذریعے حل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے کہا " میں سابق لیبر وزیر اعظم ارل ایٹلی کی اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا۔ کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے"۔

لیبر لیڈر گیٹسکل کل ایک روز کے دورے پر دہلی سے ڈھاکہ آئے تھے۔ جہاں آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر جارج ڈیوی بھی کانفرنس میں موجود تھے۔

معاہدہ بغداد کے متعلق ایک سوال پر مسٹر گیٹسکل نے کہا " معاہدہ بغداد کو مشرق وسطیٰ میں اپنی پالیسی کی بنیاد بنانا برطانوی حکومت کی غلطی ہے۔

امریکہ سے فوجی معاہدوں کے متعلق لیبر پارٹی کے رویہ کے بارے میں آپ نے کہا کہ " ہم معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) کے اتحاد کو ضروری سمجھتے ہیں۔ درحقیقت تنظیم اس وقت قائم ہوئی تھی جب لیبر پارٹی برطانیہ میں برسراقتدار تھی۔ اور مغربی یورپ کے ملکوں کو روس کے جارحانہ حملے کا شدید خطرہ تھا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ اقوام متحدہ کے منشور میں علاقائی معاہدوں کی گنجائش موجود ہے۔ اور نیٹو بھی ایک اجتماعی معاہدہ ہے۔ جس کی نوعیت سراسر دفاعی ہے۔

مسٹر گیٹسکل سے کشمیر کے متعلق کئی سوالات پوچھے گئے۔ سب سے پہلے آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ارل ایٹلی کے اس بیان سے متفق ہیں۔ کہ " کشمیر بھارت کا حصہ ہے"۔ مسٹر گیٹسکل نے کہا۔ میں کشمیر کے مسئلہ میں کسی فریق کا ساتھ دینا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔ اور میرے خیال میں یہ بات کسی ذمہ دار آدمی کو زیب نہیں دیتی۔ کشمیر کے متعلق دولت مشترکہ کے دو ممبر ملکوں میں تنازعہ ہے۔ اور برطانیہ کو ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اسے دولت مشترکہ کے ہر ملک کا اعتماد اور خیر سگالی حاصل رہے اگر برطانیہ اس انتہائی مشکل اور پیچیدہ مسئلہ کے تصفیہ میں مدد دینے کے لئے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ تو اسے یہ خیال ضرور رکھنا چاہیئے کہ فریقین اس کا احترام کریں"۔ آپ نے کہا "کشمیر کا جھگڑا طاقت کے ذریعے حل نہیں ہو سکتا۔ یہ جھگڑا صرف باہمی سمجھوتے سے طے ہو سکتا ہے۔ اور برطانیہ صرف اسی صورت میں مدد دے سکتا ہے۔ کہ ... یہ ... کہ وہ جانبداری سے کام نہ لے"۔

انڈونیشی فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ

چوکیوں پر حاضر ہونیکا حکم

جاکرتا ۱۳ ر دسمبر۔ انڈونیشی فوج کے تمام افسروں اور سپاہیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوراً اپنی چوکیوں پر پہنچ جائیں۔ یہ اقدام ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر کیا گیا ہے اس کا اعلان کل جاکرتہ میں ایک فوجی ترجمان نے کیا — دریں اثناء انڈونیشیا بھر میں عوام نے مغربی نیوگنی کو ہالینڈ کے قبضے سے آزاد کرانے کے لئے رضاکار دستے قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جنوبی بورنیو میں سات ہزار رضاکاروں نے فوجی خدمات (م) کے لئے اپنے نام رجسٹر کرائے ہیں۔ فوجی حکام نے عوام کی اس پیش کش کو سراہتے ہوئے انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کریں جس سے قوم کے نام کو بٹہ لگے۔ جاکرتہ میں بھی طلبہ نے طالب علم رضاکاروں کے دستے قائم کرنیکا فیصلہ کیا ہے ادھر انڈونیشیا سے ولندیزی باشندوں کا انخلاء بدستور جاری ہے۔ آج ایک طیارہ انیتر افراد کو لے کر لنڈن روانہ ہو گیا۔

مرکز کا وزارتی بحران

(بقیہ صفحہ اول)

نے صدر سے ملاقات کی۔ ان میں نواب مظفر علی قزلباش۔ میر غلام علی تالپور۔ عبدالعلیم یوسف ہارون۔ محمد ایوب کھوڑو۔ فرید احمد اور سی۔ ای۔ گبن شامل تھے۔ ادھر کل دونوں طرف اکثریت کی حمایت کے متضاد دعوے کئے گئے اور ان پر اصرار کا سلسلہ جاری رہا۔ کرشک سرامیک پارٹی کے سید عزیز الحق نے دعویٰ کیا کہ جناب چندریگر کو اکثریت کی تائید حاصل ہو گئی ہے۔ کیونکہ بہت سے ایسے ممبران اسمبلی نے جنہوں نے ڈاکٹر خانصاحب کے بیان پر دستخط کئے تھے اپنے دستخط واپس لے لئے ہیں۔ برخلاف اس کے ری پبلکن پارٹی کے سید عابد حسین اور حسن محمود نے دعویٰ کیا کہ ان کی پارٹی کو ایوان کے ۵۰ ممبران کی تائید حاصل ہے۔ جن لوگوں نے بیان پر دستخط کئے تھے ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے وعدے سے منحرف نہیں ہوا ہے"۔

ضروری اعلان

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے بعض احباب نے اس بات پر اصرار کیا تھا۔ کہ قیام گاہ مردانہ میں ان کے ہمراہ ان کی مستورات بھی قیام پذیر ہوں گی۔ تمام احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظام میں جو مردانہ قیام گاہیں ہیں وہ صرف مردوں کے لئے مخصوص ہیں مستورات کو ان میں نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ مستورات کے قیام گاہ کا علیحدہ انتظام ہے۔ مستورات کو وہیں پر ٹھہرایا جائے۔

افسر جلسہ سالانہ — ربوہ